ٹیلنٹ کی پہچان

تحریر: گل نوخیز اختر

فرید صاحب انتہائی ایماندار انسان ہیں، میں 25 سال سے انہیں جانتا ہوں، ٹھیکیدار ہیں اور ایک نمبر کا کام کرتے ہیں۔ نمازی پرہیزی بھی ہیں۔ حلال رزق کے لیے دن رات محنت کرتے ہیں لیکن پتا نہیں کیا وجہ ہے کہ آج تک وہ خوشحال زندگی کے لیے ترستے ہی پھر رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ چونکہ وہ دونمبری نہیں کرسکتے اس لیے کامیاب بھی نہیں ہو پا رہے۔ لیکن مجھے ان سے اختلاف ہے کیونکہ میں ایک اور صاحب کو جانتا ہوں جو ہر کام میں دونمبری کرتے ہیں، فراڈ کرنا ان کی عادت بن چکی ہے' جھوٹ اور دغابازی ان میں کوٹ کوٹ کے بھری ہوئی ہے، اس کے باوجود وہ بھی آسودگی سے محروم ہیں۔ آپ کا اگر کبھی کسی چور ڈاکو سے سامنا ہوا ہو تو آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ ان کی حالت ہمیشہ خراب ہی ہوتی ہے۔ اسی طرح کئی لوگ ایمانداری سے کام کرنے کے باوجود اپنی معاشی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں لا پاتے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خوشحالی کیسے حاصل ہوتی ہے؟ جواب بڑا آسان ہے۔ ٹیلنٹ ہر کام میں ضروری ہے۔ اگر آپ محض ایماندار اور نیک ہیں اور آپ میں کاروبار کرنے کا ٹیلنٹ موجود نہیں تو اس بات کے قوی امکانات ہیں کہ آپ جوں کے توں ہی رہیں گے۔ یہی کلیہ دونمبر لوگوں پر بھی فٹ آتا ہے۔ ایسے دونمبر لوگ بھرے پڑے ہیں جو دن رات چوری چکاری میں مصروف رہتے ہیں اس کے باوجود ڈھنگ کی زندگی نہیں گذار سکتے۔ وہ حکایت تو آپ نے سنی ہوگی کہ ایک دفعہ ایک چور اپنے بیٹے کے ہمراہ ایک گلی سے گذر رہا تھا، سامنے مکان کی طرف اشارہ کرکے فخر سے بولا 'بیٹا وہ مکان جہاں لائٹ جل رہی ہے وہاں میں نے تین دفعہ چوری کی ہے'۔ بیٹے کے منہ سے بے اختیار نکلا 'ابا! وہاں آپ نے تین دفعہ چوری کی لیکن اُن کی لائٹ پھر بھی جل رہی ہے اور ہمارے گھر میں بلب تک نہیں'۔

ٹیلنٹ بہت کاؤنٹ کرتا ہے۔ ٹیلنٹ سے مراد دونمبری نہیں بلکہ اپنے کام سے مکمل آگاہی اور اسے باقی لوگوں سے بہتر طریقے سے سرانجام دینا ہے۔ چونکہ ہمارے ہاں تصور کرلیا گیا ہے کہ ایمانداری سے صرف زندہ رہنے جتنا رزق کمایا جاسکتا ہے لہٰذا ہم ہر اس شخص کو لٹیرا سمجھنے لگتے ہیں جس کے پاس ہم سے زیادہ سرمایہ ہوتا ہے۔ ایک نمبر طریقے سے پیسہ کمانا کوئی مشکل کام نہیں لیکن شرط وہی ہے کہ ٹیلنٹ ہونا چاہیے۔ اس کا عملی تجربہ مجھے رشید صاحب سے ہوا۔

Club Motivation

رشید صاحب مختلف سٹورز پر انڈے سپلائی کرتے تھے، کبھی ذخیرہ اندوزی نہیں کی اور کبھی مارکیٹ سے زیادہ ریٹ نہیں لگایا۔انہیں محسوس ہوا کہ انڈوں کی ضرورت تو ہر دوکاندار کو ہوتی ہے اور ہر دوکاندار کے پاس انڈے سپلائی کرنے والوں کی لائن لگی ہوتی ہے تو کیوں نہ کچھ مختلف کیا جائے۔ انہوں نے ایک عجیب حل نکالا۔ ایک درجن میں بارہ انڈے ہوتے ہیں لیکن انہوں نے ایک درجن میں 13 انڈے مہیا کرنے شروع کر دیے۔ دوکانداروں کے لیے یہ اچھی سکیم تھی۔ جو دوکاندار مارکیٹ کے لحاظ سے بارہ درجن انڈے خریدتا اسے بارہ انڈے مفت میں ساتھ مل جاتے۔ رشید کے ساتھ کام کرنے والے لوگوں نے اس کا اچھا خاصا مذاق اڑایا لیکن رشید کے ذہن میں کوئی اور ہی پلان چل رہا تھا۔ مارکیٹ میں رشید کی ڈیمانڈ بڑھ گئی۔ ایک درجن کے پیچھے ایک انڈہ فری دینے سے رشید کو نقصان ہونے کی بجائے فائدہ ہونا شروع ہو گیا۔ ہوتے ہوتے اس نے پوری مارکیٹ کو اپنا گاہک بنا لیا، کچھ سرمایہ اکٹھا ہوا تو اس نے ایک دور دراز کے گائوں میں چھوٹا سا پولٹری فارم بھی کھول لیا۔ انڈوں کی کافی ساری کمی اس پولٹری فارم سے پوری ہونے لگی۔ آج اگر آپ لاہور کے مسلم ٹائون سے گزریں تو وہاں ایک بہت بڑا سپر سٹور ہے جہاں اشیائے ضرورت کی ہر چیز موجود ہے، سنٹرلی ایئر کنڈیشنڈ ہے اور ہر فلور کے لیے لفٹ لگی ہوئی ہے۔ اس سٹور کے مالک کا نام رشید ہے، وہاں آج بھی ایک درجن میں 13 انڈے ملتے ہیں۔

وہ لوگ جن میں کوئی فنکاری نہیں ہوتی وہ سیدھا سیدھا کام کرنا جانتے ہیں اور سیدھی سیدھی زندگی ان کا نصیب بن جاتی ہے۔ ہم میں سے بے شمار ایسے لوگ ہیں جنہوں نے زندگی میں چھ سات کام کیے ہوں گے، کبھی فروٹ چاٹ کی ریڑھی لگالی ہو گی، کبھی کمپیوٹر کا بزنس شروع کر دیا ہو گا' کبھی زنگر برگر کی دوکان کھول لی ہو گی۔ لیکن ذرا جائزہ لیجئے کہ کتنے ہیں جو کامیاب ہوئے۔ اکثریت ایسے لوگوں کی ہو گی جو اپنا پیسہ برباد کر کے پھر سے صفر پر آئے ہوئے ہیں۔ اصل میں ایسے لوگ جانتے ہی نہیں کہ وہ بزنس کی وجہ سے نہیں اپنے ٹیلنٹ کی کمی کی وجہ سے مار کھا رہے ہیں۔ آپ نے کئی دفعہ دیکھا ہو گا کہ سیلون پر بال کاٹنے والا لڑکا جب سیلون چھوڑتا ہے تو پھر اپنی کوئی چھوٹی موٹی دوکان کھول لیتا ہے، یہی لڑکے آپ کو چند سالوں بعد اپنے پارلر کے مالک نظر آتے ہیں۔ وجہ صرف یہ ہے کہ یہ اپنے فن کو پہچانتے ہیں اور بلاوجہ کسی اور کام میں پنگا نہیں لیتے۔ ہمارے ہاں چونکہ دوسروں کی دیکھا دیکھی کاروبار کرنے کا رواج ہے لہٰذا ہمیں ہر وہ کام اچھا لگتا ہے جو ہمارے ماما' چاچے کا لڑکا کامیابی سے کر رہا ہوتا ہے۔

کامیابی کا نسخہ صرف اور صرف محنت اور ٹیلنٹ ہے۔ ہمارے ہاں چونکہ ٹیلنٹ ہر بندے میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے لہٰذا ہر بندے کو یقین ہے کہ اس کی ناکامی کی وجہ دوسرے ہیں۔ ٹیلنٹ پیدائشی بھی ہوتا ہے اور خود سے حاصل بھی کیا جاسکتا ہے لیکن اس

کے لیے انسان کے اندر سوچ کا ہونا بہت ضروری ہے۔ہم ہمیشہ اپنے ٹیلنٹ سے بے خبر رہتے ہیں اور ہر وہ کام کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس کا ٹیلنٹ ہمارے اندر نہیں ہوتا۔جس کو بجلی کا کام بہت اچھا آتا ہے اس کی خواہش ہے کہ وہ کامیاب اداکار بن جائے' جو بہت اچھی بریانی بنا سکتا ہے وہ موبائل کی دوکان کھولنے کے چکر میں ہے۔اپنے ٹیلنٹ سے یہی بے اعتنائی ہمیں ناکامی سے ہمکنار کرتی ہے۔اپنے اندر کا جائزہ لیں، یہ ناممکن ہے کہ قدرت نے ہمارے اندر کوئی ٹیلنٹ نہ رکھا ہو، ہر بندہ کوئی نہ کوئی ایسا کام ضرور کر سکتا ہے جس میں اس کی حیثیت ایک ماہر کی سی ہوتی ہے۔اسی کام کو تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔اس کے بعد ایمانداری قائم رکھیں اور پھر دیکھیں زندگی کیسے مسکراتی ہے۔

میرے پاس ایک صاحب آئے جنہیں گلوکاری کا شوق تھا' ان کا کہنا تھا کہ پاکستان میں ٹیلنٹ کی کوئی قدر نہیں۔میں نے انہیں کچھ سنانے کی فرمائش کی۔انہوں نے دو تین گیت سنائے ،اس کے بعد مجھے مجبوراًان سے کہنا پڑا کہ پاکستان میں ٹیلنٹ کی تو بہت قدر ہے لیکن آپ کی نہیں۔یہ بیماری ہمارے ہاں عام ہے، جو بندہ جس فیلڈ میں ناکام ہے اس کا یہی کہنا ہے کہ وہ تو ٹیلنٹڈ ہے لیکن چونکہ وہ خوشامد نہیں کر سکتا، اس کے پاس کوئی بڑی سفارش نہیں اس لیے وہ ناکام ہے۔اگرچہ خوشامد بھی ایک ٹیلنٹ ہے لیکن محض خوشامد اور سفارش کے سہارے کامیابیاں نہیں ملتیں۔آپ ایک بے سرے بندے کی سفارش کرکے اسے ٹی وی میں چانس دلا بھی دیں تو کیا خیال ہے وہ ہٹ ہو جائے گا؟ دو دن میں اس کا ٹیلنٹ کھل جائے گا اور وہ پھر سے بوہڑ تھلے بیٹھا ہو گا۔خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں خدا ان کے ٹیلنٹ کی پہچان بھی عطا کر دیتا ہے اور وہ اُسی راستے پر چل بھی پڑتے ہیں۔پھر انہیں اپنے ٹیلنٹڈ ہونے کا اعلان نہیں کرنا پڑتا' دنیا بڑی سمجھدار ہے، ٹیلنٹڈ بندہ گھر میں بھی بیٹھا ہو تو اسے بھاری معاوضے پر لینے والے پہنچ جاتے ہیں۔

اگر آپ کسی اچھے ٹیلنٹ کا حامل ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اچھی آواز کے مالک ہیں ، اچھا گاتے ہیں، اچھی ایکٹنگ کرتے ہیں ، اچھا لکھتے ہیں ، اچھا بولتے ہیں وغیرہ ۔ ۔ ہم آپ کے ٹیلنٹ کو پروموٹ کرنے اور آمدن کا ذریعہ بنانے میں آپ کا ساتھ دیں گے۔

Club Motivation

Facebook @ cmotivationc Whatsapp @ 0092 330 4185569

ٹیلنٹ والی تعلیم

تحریر: میاں جمشید

کیا آپ تعلیم شوق سے حاصل کر رہے ہیں؟ یا کیا آپ اپنے شوق والی تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟ ان دونوں باتوں کے فرق کو سمجھنا اور غور کرنا واقعی بہت ضروری ہے۔ مگر مجھے ان پر بات نہیں کرنی ہے کہ ان کی افادیت پر پہلے ہی بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور اب بھی لکھا جاتا ہے۔ ویسے بھی یہ باتیں ان کے لیے زیادہ اہم ہیں جنہوں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنی ہو یا پھر A/A+ گریڈ لے کر اپنے اسکول کا نام روشن کرنا ہو۔ لیکن زیرِ بحث موضوع کے مخاطب وہ نوجوان ہیں جو بنیادی تعلیم کے علاوہ کسی خاص خداداد ٹیلنٹ کے حامل ہیں۔ جن کی اکثریت اسکول میں بی، سی گریڈ یا اس سے بھی کم درجے والی ہوتی ہے۔

جن کے بارے میں اکثر کہا جاتا ہے کہ ان کا ذہن پڑھائی میں نہیں چلتا۔ کہاں اور کیوں چلتا ہے؟ اس پر بہت کم صاحب شعور والدین اور اساتذہ کرام غور فرماتے ہیں۔ اور جن A/A+ والوں میں ٹیلنٹ کے جراثیم پائے جاتے ہوں، ان میں سے اکثریت کو یہ کہہ کر دبا دیا جاتا ہے کہ بیٹا اپنے اس شوق کو بس شوق تک ہی محدود رکھو، تمہیں ڈاکٹر یا انجینئر ہی بننا ہے۔ اور وہ بیچارہ اسی تعلیم کو شوق بنانے میں جت جاتا ہے یا اپنے والدین، رشتہ داروں اور دوست احباب کے مشورہ و شوق کی وجہ سے طوعاً و کرہاً مشکل مضامین والی تعلیم حاصل کرنے میں لگ جاتا ہے۔ یہ دونوں کام ہی اس کی اپنی فطرت کے برعکس ہوتے ہیں۔

دوسری طرف وہ والدین بھی ہیں جو سرے سے اولاد کو تعلیم دلواتے ہی نہیں، یا ادھوری چھڑوا دیتے ہیں۔ چلیے مان لیتے ہیں کہ آپ کی کوئی مجبوری یا بے شعوری تھی جس کی وجہ سے بنیادی تعلیم نہیں دلوا سکے، مگر اولاد کے فطری ٹیلنٹ کے آگے کم از کم دیوار تو کھڑی نہ کیجیے ناں۔ بچہ کسی کھیل میں اچھا ہے، اچھی آواز کا مالک ہے، لکھائی (خطاطی) یا پینٹنگ میں اچھا ہے تو اس کی ایسی صلاحیت کو پروان چڑھنے دیجیے، مزید نکھار لانے دیجیے۔ کتنے ہی انمول ٹیلنٹ دکانوں، فیکٹریوں، ہوٹلوں اور موٹر ورکشاپس پر ضائع ہو رہے ہیں، اگر وہ اپنا وقت اپنے ٹیلنٹ کو نکھارنے اور سنوارنے میں لگا دیں تو کوئی مشکل نہیں کہ اپنی موجودہ کمائی سے کئی گنا زیادہ کمانے لگ جائیں۔ مگر اس معاملے پر کون توجہ دے؟ کون انہیں سمجھائے؟ سب وقتی فائدے کا سوچتے ہیں، کہ کل کیا ہو کس نے جانا۔

کیا ہی اچھا ہو اگر ہم اپنے نوجوانوں کو ان کے ٹیلنٹ کے مطابق آگے بڑھنے دیں۔ اگر ان کا دل مشکل مضامین یا کلاس میں اچھے گریڈ لانے میں نہیں لگتا تو ہم اس کی وجہ تلاش کریں۔ یہ نہ سوچیں یا کہیں کہ بچہ پڑھائی میں کمزور ہے، دل لگا کر نہیں پڑھتا وغیرہ۔

کیا پتا آپ کا بچہ کسی خاص ٹیلنٹ کا مالک ہو اور وہ اس میں اتنا کمال رکھتا ہو کہ اپنے ساتھ کے بہترین پڑھنے والوں کو اس شعبے میں پچھاڑ دے۔ وہ اس ٹیلنٹ کی وجہ سے ہی والدین، اسکول اور باقی دنیا کے لیے باعثِ فخر بن جائے۔ دنیا بھر میں اور اپنے ہاں ایسی بے شمار مثالیں موجود ہیں جنہوں نے کم تعلیم یا درمیانے گریڈ کے ساتھ اپنے مثبت ٹیلنٹ کے بل بوتے پر شہرت، عزت اور دولت کمائی ہے۔

اس لیے میری تمام والدین اور اساتذہ کرام سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ وہ روایتی مروجہ تعلیم سے ہٹ کر بچوں کے ٹیلنٹ پر بھی خصوصی توجہ دیں؛ اور اس بارے میں اپنے حالیہ رویّے پر نظر ثانی کریں۔ بچوں کو بنیادی تعلیم لازماً دلوایئے مگر ان پر تعلیم کو بوجھ کی طرح مسلط نہ کیجیے، ان کی قدرتی صلاحیتوں کو مرجھانے نہ دیجیے۔ اگر بچہ تعلیم میں کم نمبر یا گریڈ لے کر ٹیلنٹ میں اے ون ہے تو اسے روکیے نہیں، اس کا راستہ بدلیے، اسے آگے بڑھنے دیجیے، اس کے ساتھ چل کر اس کے ٹیلنٹ کے راستے کو آسان بنایئے، اس کو مزید نکھارنے اور سنوارنے میں مدد کیجیے۔ اس کے ٹیلنٹ کی مناسبت سے تعلیم دلوایئے، اسی شعبے کے ماہر اساتذہ کرام کی شاگردی میں دیجیے، ویسے ہی ماحول اور ادارے کا بندوبست کیجیے تاکہ ہمیں بہترین و منفرد کھلاڑی، لکھاری، شاعر، مقرر، فنکار، پینٹر اور دیگر ماہرینِ فن مل سکیں جن کی پاکستان کو اشد ضرورت ہے۔ ایسے لوگ ہی ملک کے سفیر بھی ہوتے جو اپنی مثبت و منفرد پہچان سے دنیا بھر میں اپنے ملک کا نام روشن کرتے ہیں۔

لہٰذا آج اگر ہمارے نوجوان ٹیلنٹ والی تعلیم کے ساتھ صرف لازمی بنیادی تعلیم یا آسان مضامین (آرٹس) والی تعلیم حاصل کر لیں تو اس میں کوئی پریشانی کی بات نہیں، کیونکہ بقول علامہ اقبال:

زمانے کے انداز بدلے گئے، نیا راگ ہے ساز بدلے گئے۔

اگر آپ کسی اچھے ٹیلنٹ کا حامل ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اچھی آواز کے مالک ہیں ، اچھا گاتے ہیں، اچھی ایکٹنگ کرتے ہیں ، اچھا لکھتے ہیں ، اچھا بولتے ہیں وغیرہ - - ہم آپ کے ٹیلنٹ کو پروموٹ کرنے اور آمدن کا ذریعہ بنانے میں آپ کا ساتھ دیں گے۔

Club Motivation

Facebook @ cmotivationc Whatsapp @ 0092 330 4185569

قدرت کے اشاروں کو سمجھیے اور اپنا ٹیلنٹ پہچانیے۔

تحریر: خزیمہ سلیمان

قُدرت نے آپ کو ایک بہترین اور کامیاب زندگی گزارنے کے لیے بھیجا ہے۔ مگر کامیاب زندگی گزارنے کے لیے خود کو پہچاننا ضروری ہے۔ آپ میں کون سا ٹیلنٹ چھپا ہے، پڑھیے اور جانیے زندگی بدل دینے والے اِس مضمون میں۔

اِس کارخانہ قُدرت میں کوئی ایسی شے نہیں جسے بے مقصد اور بے ہنر پیدا کیا گیا ہو۔ قُدرت بڑی ہی شفافیت اور انصاف کے ساتھ ہر فرد کو کچھ خصوصیات اور قابلیتیں عطا کرتی ہے تاکہ وہ اس دنیا میں اپنی موجودگی کا حق ادا کر سکے، اور یہ ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ اپنی اِس خداداد صلاحیت کو پہچانے اور پھر اپنی اِس خاصیت کو بروئے کار لا کر کامیابی حاصل کرے۔

جو لوگ بھی اپنے اندر موجود خصوصیات اور قابلیت کو پہچان لیتے ہیں، وہ بالکل ایک نئی دنیا میں داخل ہو جاتے ہیں، اُن کی منزل اور راستے مقدم ہو جاتے ہیں اور وہ کامیابی اور کامرانی کے سفر پر گامزن ہو جاتے ہیں۔

انسان کو تمام زندگی قُدرت مختلف طریقوں سے یہ بتاتی رہتی ہے کہ وہ کس کام کے لیے بھیجا گیا ہے۔ اگر آپ اُس کی آواز پر کان نہیں دھرتے، اُسے سنتے نہیں، سمجھتے نہیں، پھر بھی یہ آپ کو ہر روز، ہر صبح اور ہر شام آپ کے کان میں سرگوشی کرتی ہے، آپ کی سوچ پر دستک دیتی ہے اور دل کو جھنجھوڑتی ہے کہ

'میاں، ذرا غور کرو تم جس کام میں سر کھپا رہے ہو تم اُس کے لیے بنے ہی نہیں۔ تمہارے سسٹم میں اِس کام کے لیے سافٹ ویئر ڈالا ہی نہیں گیا۔ دیکھو! قُدرت تو تم سے بہت بڑا کام لینا چاہتی ہے اور تم اپنا وقت اور طاقت غلط جگہ پر ضائع کر رہے ہو۔'

قُدرت آپ کو یہ آواز ایک خاص مدت تک دیتی رہتی ہے اور اُس کے بعد وہ آپ کو آپ کے حال پر چھوڑ دیتی ہے اور کسی اور شخص کی تلاش میں نکل پڑتی ہے۔ کسی ایسے شخص کی تلاش میں جو وہ کام، وہ عظیم خدمت آپ سے بہتر طور پر سرانجام دے سکے۔

قُدرت کی طرف سے عطا کردہ 'بارن ٹیلنٹ' بچپن سے ہی ہماری شخصیت اور کردار میں نظر آنے لگتا ہے۔ آرٹسٹ پیدائشی آرٹسٹ ہوتا ہے، سائنسدان کی جبلت میں ہی جستجو ہوتی ہے، کھلاڑی کا جنون اور جسمانی خدوخال بتاتے ہیں کہ وہ کس کام کے لیے بنا ہے، کاروباری ذہن بچپن سے ہی فرد کو پیسہ بنانے کے طریقے بتانے لگتا ہے اور لیڈر جبلتاً لیڈر رہتا ہے۔

Club Motivation

یہ عین ممکن ہے کہ آپ کی شخصیت میں ایک وقت میں کئی ٹیلنٹس ظاہر ہو رہے ہوں مگر تھوڑی سی جستجو اور غور سے آپ اپنی وہ قابلیت پہچان لیں گے جو دوسروں سے آپ کو ممتاز کرتی ہے۔ اِس کے لیے ہم آپ کو کچھ پیمانے اور نشانیاں بتا رہے ہیں، آپ اِن اطوار پر اپنا آپ جانچیں، جواب آپ کی زندگی بدل کر رکھ دے گا۔

دلچسپی

سب سے پہلی نشانی جو ہمیں ہمارے ٹیلنٹ کو کھوجنے میں مدد دیتی ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں اُس سے متعلقہ چیزوں میں بلا کی دلچسپی ہوتی ہے۔ اُس شے کا ذکر جہاں آئے، ہمارا دھیان اُس طرف چلا جاتا ہے اور ہم سب چھوڑ کر اُس کے بارے میں جاننے کے لیے بے تاب ہو جاتے ہیں۔

مثال کے طور پر ایک آرٹسٹ کو آرٹ سے متعلقہ چیزوں میں دلچسپی ہوگی، اُسے مسحور کر دیں گے، اچھی تحریر، اچھا جملہ اُس کے دل و دماغ پر چھا جائے گا۔ اِسی طرح کاروباری سوچ کے حامل شخص کو اُس سے متعلق معاملات میں دلچسپی ہوگی، وہ اشیاء کے نرخ، اخراجات، فروخت کرنے کے طریقوں اور منافع کی شرح کے بارے میں فکرمند رہے گا۔

پہلے بیان کی گئی نشانی سے کچھ لوگ یقیناً اُلجھن کا شکار ہو سکتے ہیں۔ اِس لیے ہم ایک ایک کر کے وہ تمام پیمانے اور نشانیاں بتا رہے ہیں جو آپ کے ٹیلنٹ کی طرف راہنمائی کریں گے اور آپ کی سوچ کو ایک واضح اور شبہات سے پاک نتیجہ دیں گے۔

بوریت، اکتاہٹ یا تھکن کا شکار نہ ہونا

دوسری اہم اور غور طلب نشانی یہ ہے کہ آپ اپنے ٹیلنٹ کے مطابق کام کرتے ہوئے کبھی بوریت، اُکتاہٹ یا تھکن کا شکار نہیں ہوتے۔ آپ وہ کام کرتے ہوئے محظوظ ہوتے ہیں، اور اگر آپ وہ کام تمام رات اور تمام دن بھی کرتے رہیں تب بھی آپ کو کسی قسم کی تھکان یا بوریت محسوس نہیں ہوتی۔ آپ لاشعوری طور پر وہ کام کرنے کے لیے ہر وقت متمنی رہتے ہیں۔

آپ غور کیجیے کہ جو بندہ پیدائشی کھلاڑی ہے وہ چاہے کتنی ہی دیر کھیلتا کیوں نہ رہے، اُس کی طلب ختم نہیں ہوتی، اُسے تھکن نہیں ہوتی، اور وہ ہر پل ہر لمحہ کھیلنے کے لیے تیار رہتا ہے۔ اِسی طرح ایک ایسا انسان جس میں تدریس کی صلاحیت موجود ہے، جو پیدائشی اُستاد ہے وہ کبھی بھی اپنے کام سے اُکتاتا نہیں ہے۔ دن ہو یا رات وہ یہ کام بخوشی اور جوش و جذبے کے ساتھ جاری رکھتا ہے۔

آپ بھی ایسے کام کی تلاش کریں جسے کرتے وقت آپ خوب لُطف اندوز ہوں، آپ کو خوشی، اطمینان اور سکون حاصل ہو اور آپ کو بوریت، اُکتاہٹ اور تھکان نہ ہو۔

قدرت کا قانون ہے کہ اگر آپ میں کوئی قابلیت ہے، تو وہ زیادہ دیر پنہاں نہیں رہ سکتی۔ ہمارا ٹیلنٹ بہت جلد ہمارے ارد گرد کے لوگوں کی نظر میں آنے لگتا ہے، ضروری نہیں کہ یہ عمل شعوری ہو مگر لوگ پھر بھی دوسرے کے ٹیلنٹ سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

مثال کے طور پر اگر ایک کلاس یا دوستوں کے گروہ میں اُستاد کہے کہ بھئی کوئی ہمیں اچھا سا گانا سنائے، تو بے اختیار کئی لوگوں کی اُنگلی کسی ایک کی طرف اُٹھتی ہے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ فلاں بندے میں گانا گانے کا ٹیلنٹ کم از کم ہم سے زیادہ ہی ہے۔ اِسی طرح ایک اچھا بولنے والا ہر تقریری مقابلے کے لیے چُنا جاتا ہے۔ مضمون نویسی کے مقابلے کے لیے اساتذہ کی نظر ہر بار کسی ایک طالبعلم پر ہی جا کر رکتی ہے۔

آپ اِس کی مثال یوں بھی لے سکتے ہیں کہ طالبعلم ہونے کے ناطے آپ نے بچپن سے آج تک کئی اساتذہ سے پڑھا ہو گا۔ مگر چند ہی ایسے ہوں گے جن سے آپ شدید متاثر ہوئے ہوں گے۔ اُن کے سمجھانے کا طریقہ آپ کو بے حد اچھا لگا ہو گا اور آپ اُنہیں دل سے اپنا محسن مانتے ہوں گے اور اُن کی عزت کرتے ہوں گے۔

عموماً دیکھنے میں آیا ہے کہ کسی ایک کلاس یا اسکول میں ایک دو ایسے اُستاد ہوتے ہی ہیں جو سب طالبعلموں میں یکساں مقبول ہوتے ہیں اور سب ہی کہ پسندیدہ اُستاد ہوتے ہیں۔ آپ بھی غور کیجیے اور دیکھیے کہ لوگ آپ کے بارے میں کیا سوچتے ہیں اور آپ کس حیثیت سے اُن میں مقبول ہیں؟ آپ کا ٹیلنٹ آپ کی پہچان ہوتا ہے۔

شوق اور معلومات کا ہونا

اِس کے بعد یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ آپ کے اندر جو ٹیلنٹ موجود ہوتا ہے، اُس کام سے متعلق آپ میں قدرتی طور پر معلومات پائی جاتی ہیں۔ آپ کے لاشعور میں اُس سے متعلق معلومات اکھٹی ہوتی رہتی ہیں اور ضرورت پڑنے پر وہ آپ کے شعور میں یک دم عود آتی ہیں۔

Club Motivation

یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ آپ کے پاس جس کام کا ٹیلنٹ ہوتا ہے آپ اُس کے ایک اچھے جج ثابت ہوتے ہیں اور عام لوگوں کی نسبت اُس کام کی باریکیوں سے زیادہ اچھی طرح واقف ہوتے ہیں۔

مثال کے طور پر ایک فنکار جب کسی کو فن کا مظاہرہ کرتے دیکھتا ہے تو وہ زیادہ اچھے انداز میں اُس کی باریکیاں، خامیاں اور کمزوریاں نوٹ کرتا ہے۔ ایک اچھا لکھاری کسی تحریر کو پڑھ کر اُس سے متعلق بہت سی تفصیلات جان لیتا ہے۔

دلچسپ پہلو یہ بھی ہے کہ اِس عمل کے دوران آپ کا 'لرننگ پراسس' یا سیکھنے کا عمل بھی جاری رہتا ہے اور آپ دوسروں کے کام سے سیکھتے بھی ہیں اور اپنی اصلاح بھی کرتے ہیں۔ اِس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ آپ میں جس چیز کا جنون ہو، آپ اُسے خوب سے خوب تر بنانے میں سرگرم رہتے ہیں۔

مالی فائدے کے بغیر کام

سب سے کڑا اور مشکل امتحان یہ ہوتا ہے کہ آپ میں جو ٹیلنٹ ہے، آپ جس کام کے لیے بنے ہیں، آپ اُسے بغیر کسی مالی فائدے کے بھی کرتے رہنے پر راضی ہوتے ہیں۔ آپ کی اِس کام سے محبت اتنی ہوتی ہے کہ آپ کو اُس کے عوض کچھ طلب نہیں ہوتی۔

مگر یہ صرف ایک پیمانہ ہے، اِس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آپ تمام عمر بغیر مالی فائدے کے کام کرتے رہیں۔ ایک دفعہ آپ اپنے ٹیلنٹ کو دریافت کرلیں، آپ اُسے 'کیش کروانے' کے طریقے خود بخود سیکھ جائیں گے۔ اِس کو مزید آسان بنانے کے لیے آپ خود سے ایک سوال پوچھیں اور اِس سوال کا جواب آپ کی مشکل آسان کردے گا۔

فرض کیجیے، اِس دنیا میں پیسے یا دولت کا کوئی وجود نہ ہوتا اور نہ ہی زندگی گزارنے کے لیے اِس کی ضرورت ہوتی، پھر آپ اپنی زندگی، اپنا وقت کس طرح گزارنا پسند کرتے؟ وہ کیا کام ہوتا جو آپ تمام عمر کرتے رہنے کو ترجیح دیتے؟

یہ چند ایسے طریقے ہیں جن پر عمل کرکے آپ جان سکتے ہیں کہ قدرت نے آپ میں کیا خوبیاں اور قابلیتیں ڈال رکھی ہیں، آپ کس کام کے لیے بنے ہیں اور آپ اِنہیں کیسے دریافت کرسکتے ہیں۔

خود کو دریافت کرنے کا عمل اِس کائنات کے حسین ترین تجربوں میں سے ایک ہے۔ اگر آپ اِس میں کامیاب ہوجائیں تو آپ یہ دیکھیں گے کہ آپ کی کامیابی کی رفتار نہایت تیز ہوجائے گی۔ آپ ایک آسان اور بہتر زندگی گزارنے لگیں گے اور آپ کی شخصیت میں بھی نکھار آنے لگے گا۔

Club Motivation

خود شناسی کامیابی و کامرانی حاصل کرنے کا پہلا زینہ ہے۔ اپنی اُلجھنوں اور پریشانیوں کو پسِ پشت ڈالیے اور ایک نئے عزم اور حوصلے کے ساتھ اُس راہ پر گامزن ہو جائیں، وہ راہ جو آپ کو ایک نئی زندگی کی طرف لے جائے گی، ایک نئی، آسان اور کامیاب زندگی کی طرف۔

اگر آپ کسی اچھے ٹیلنٹ کا حامل ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اچھی آواز کے مالک ہیں ، اچھا گاتے ہیں، اچھی ایکٹنگ کرتے ہیں ، اچھا لکھتے ہیں ، اچھا بولتے ہیں وغیرہ ۔ ۔ ہم آپ کے ٹیلنٹ کو پروموٹ کرنے اور آمدن کا ذریعہ بنانے میں آپ کا ساتھ دیں گے۔

Club Motivation

Facebook @ cmotivationc   Whatsapp @ 0092 330 4185569